مطلقہ خواتین
اور ان کے مسائل

www.KitaboSunnat.com

اُمِّ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل

اُمِ عبدِ مُنیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

نام کتاب ________ مطلقہ خواتین اوران کے مسائل

اہتمام ________ محمد عبد منیب

ناشر ________ مشربہ علم وحکمت

اشاعت اول ________ رمضان ۱۴۲۷ھ

اشاعت دوم ________ ذی قعدہ ۱۴۳۰ھ

قیمت ________ 28:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"من بلى من هذه البنات شئى فاحسن اليهن كن له سترا عن النار". (صحیح بخاری' کتاب الادب' باب رحمة الولد وتقبیله معانقة

مسلم' کتاب البر والصلة وباب فضل الاحسان الی البنات)

''جو کوئی ان بیٹیوں کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا پھر اس نے ان کے ساتھ حسنِ سلوک کیا تو یہ (بیٹیاں) اس کے لیے آگ سے آڑ بن جائیں گی۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام میں انسان کی جسمانی اور روحانی ضروریات کو ایسے انداز سے منضبط کیا گیا ہے کہ ان کو پورا کرنے میں نہ تو معاشرہ کسی ابتری، انتشار اور فساد کا شکار ہوتا ہے اور نہ ہی فرد کسی گھٹن، الجھن، بے اعتنائی یا محرومی کے احساس میں گرفتار ہوتا ہے۔

میاں بیوی کے باہمی حقوق میں بھی اس اعتدال اور توازن کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ مرد کو اجازت ہے کہ وہ عدل کی شرط کے ساتھ ایک وقت میں...... چار کی تعداد تک بیویاں رکھ سکتا ہے۔ ادھر بیویوں کے درمیان رقابت کا بھی اندیشہ ہوتا ہے لہٰذا مرد پر یہ پابندی عائد کی گئی ہے کہ اس کی کوئی دوسری بیوی اس کی موجود بیویوں کے اقرب اور اول درجہ کے رشتہ میں سے نہ ہو۔ مثلاً بہن، بھتیجی، بھانجی، پھوپھی، خالہ وغیرہ...... تاکہ یہ رقابت قطع رحمی جیسے بدترین گناہ کا باعث نہ بن جائے۔ البتہ جب بیوی فوت ہو جائے یا کسی وجہ سے مرد اسے طلاق دے دے اور وہ رجعی عدت بھی گزار چکی ہو تو پھر مرد اس بیوی کی خالہ، بھانجی، بھتیجی یا پھوپھی سے نکاح کر سکتا ہے۔

نیز ربّ کریم نے میاں بیوی کے رشتے کو ایک پائیدار اور تازندگی قائم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنے کی نیت اور حتی الامکان نباہ کرنے کوشش میں محصور رکھنے کی پُر زور تاکید کی ہے۔

انسانی زندگی میں ظروف' حالات اور مزاج کے لحاظ سے کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ میاں بیوی کا باہم نباہ ناممکن ہو جاتا ہے اور دونوں کے لئے باہم مل کر زندگی کی گاڑی کھینچنا ایک ناگوار اور انتہائی تکلیف دہ صورت اختیار کر جاتا ہے۔ ایسے مرحلے پر اسلام یہ اجازت دیتا ہے کہ برے دل' بے جان تعلق اور کھوٹی نیت کے ساتھ...... باہم جڑے رہنے اور زندگی کے جائز و حقیقی لطف کے حاصل کرنے ...... اور حقوق و فرائض کو دل جمعی سے ادا کرنے کے اجر و ثواب سے محرومی کی بجائے علیحدگی اختیار کرلیں۔

بلا وجہ طلاق ایک ناپسندیدہ امر:

طلاق کی وجوہات جانی پہچانی بھی ہوسکتی ہیں اور اَن جانی بھی' محسوس بھی اور غیر محسوس بھی۔ علاّم الغیوب صرف اللہ کی ذات ہے البتہ مرد یا عورت کو اللہ کی پکڑ اور ناراضی سے بچنے کے لئے طلاق جیسا انتہائی قدم اٹھانے سے پہلے بار بار سوچ لینا چاہئے کہ وہ ایسا کر کے کہیں اللہ کو ناراض تو نہیں کر رہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جسے ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے:

"ان اعظم الذنوب عند الله رجل تزوج امرأة فلما قضى حاجته منها طلقها وذهب بمهرها"۔

"اللہ کے نزدیک یہ بڑا گناہ ہے کہ ایک آدمی کسی عورت سے نکاح کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر جب اپنی ضرورت پوری کر لے تو اسے طلاق دے دے اور اس کا مہر بھی ادا نہ کرے"۔ (مستدرک حاکم، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ للالبانی، جزء الثانی، رقم الحدیث: ۹۹۹)

نیز آپ ﷺ نے ایک عورت کو تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

"ایما امرأة سألت زوجها طلاقا من غیر بأس فحرام علیها رائحة الجنة"۔

"جس عورت نے بلا وجہ اپنے خاوند سے طلاق مانگی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"۔

(سنن ترمذی للالبانی، جزء الثانی، رقم الحدیث 948، بحوالہ طلاق کے مسائل از محمد اقبال کیلانی)

جس طرح گھر کے معاملات کا سربراہ مرد کو بنایا گیا ہے، اسی طرح طلاق کی گرہ بھی مرد کے ہاتھ میں رکھی گئی ہے۔ کیونکہ مرد عورت کی نسبت کہیں زیادہ دُور اندیش اور صاحبِ فہم وفراست ہوتا ہے، جب کہ عورت معمولی باتوں پر برافروختہ ہو کر انتہائی قدم اٹھانے پر آمادہ ہو جاتی اور جذبات کی رَو گزرتے ہی اپنے کیے پر پچھتانے لگتی ہے۔

دیگر مذاہب میں طلاق:

قرآن حکیم کے نزول کے وقت دنیا کے مختلف معاشروں میں طلاق کے بارے میں دو قسم کے خیالات پائے جاتے تھے۔ پہلا یہ کہ طلاق دینا ایک معاشرتی اور مذہبی جرم ہے۔ میاں بیوی میں بَن آئے یا نہ آئے وہ یہ تعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتے دم تک نباہنے پر مجبور ہیں۔اس طرح دونوں ہی اپنے فطری تقاضے پورے کرنے اور اپنے رشتہِ ازدواج کو دیانت کے ساتھ نباہنے سے محروم رہتے اور اکثران کی یہ کوشش ہوتی کہ وہ کسی اور جگہ پر بغیر نکاح کے نکاح سے متعلقہ جذبات کو تسکین پہنچانے کا سامان بہم کرلیں۔

دوسرا خیال یہ کہ نکاح کوئی پائیدار بندھن نہیں ہے بلکہ جب چاہو عورت کو چھوڑ دو۔چنانچہ عرب معاشرے میں بھی طلاق عام تھی اور یہ بات بھی معلوم و معروف تھی کہ طلاق میں عورت کا قصور کم ہی ہوتا تھا۔مرد کسی اصول اور تعداد کے تعین کے بغیر طلاقیں دیتے جاتے اور بار بار رجوع بھی کرلیتے۔نہ بیوی بنا کر عورت کو اپنے گھر بساتے ،نہ مکمل طلاق دے کر اسے آزاد کرتے کہ وہ کسی دوسرے مرد ہی سے نکاح کرلے۔

اسلام کا نظریہِ طلاق:

اسلام نے عورت پر یہ احسان کیا کہ اسے نہ تو ہندو معاشرے کی طرح یہ تاکید کی کہ جس گھر میں تمہاری ڈولی گئی ہے اب وہاں سے تمہارا جنازہ ہی اٹھے گا اور نہ عرب معاشرے کی طرح مرد کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ جتنی چاہے اور جب چاہے طلاقیں دے دے' البتہ اس نے طلاق کے امکانات کو انتہائی کم کرنے کے لئے بہت سی تدابیر اختیار کرنے کی تاکید کی۔مثلاً

☆ نکاح کی بات کرتے وقت میاں بیوی دونوں کے دین، اخلاق، پسند، ناپسند، طبّی، طبعی، جسمانی، معاشی، معاشرتی، تعلیمی خوبیوں اور خامیوں کو بلا کم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ست ایک دوسرے پر واضح کر دینا۔

☆ دونوں کو باہم حسنِ معاشرت' برداشت' احسان اور حقوق وفرائض کی ادائیگی کی بھرپور ترغیب دی اور اس ترغیب کا آغاز خطبہِ نکاح کی صورت سامنے آتا ہے۔ چنانچہ خطبہِ نکاح کی تینوں آیات میں اللہ تعالیٰ کے خوف اور تقویٰ کا خصوصی ذکر ہے کیونکہ تقویٰ یعنی اللہ کی ناراضگی کے خوف سے ممنوعہ امور چھوڑ دینا اور اللہ کے پسندیدہ امور پر چلنا ہی انسان کو باہمی معاملات میں عدل واحسان پر کاربند رکھتا ہے۔

☆ کسی ناچاقی کی صورت دونوں کے خاندانوں کی طرف سے ایک ایک حکم مقرر کر کے ان کے ذریعے بگڑے ہوئے معاملے کو سدھارنے کی تلقین کی' چنانچہ ارشاد ہے:

﴿ وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ یُّرِیْدَاۤ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ﴾ (النساء۔35)

''اور اگر تم کو معلوم ہو کہ میاں بیوی میں اَن بَن ہے تو ایک منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے مقرر کرو وہ اگر صلح کرا دینا چاہیں گے تو اللہ ان میں موافقت پیدا کر دے گا' بے شک اللہ خوب جانتا اور سب باتوں سے خبردار ہے''۔

☆ اگر پھر بھی ناچاقی ہو اور موانست کی کوئی رمق باقی نہ رہی ہو تو طلاق کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت دی گئی اور طلاق دینے میں ایسی تدریج اور تدبیر اختیار کرنے کا حکم دیا گیا جس میں مصالحت کے امکانات پوری طرح موجود ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

☆ عورت اپنی ناپاکی کے ایام گزار کر پاکی حاصل کر لے تو مرد اس سے کوئی تعلق قائم کئے بغیر اسے طلاق دے، کیونکہ عورت کے پاکی حاصل کر لینے کے بعد مرد اور عورت دونوں میں ایک دوسرے کی رغبت بڑھ جاتی ہے۔

☆ عورت تین طہر تک عدت شوہر ہی کے گھر میں گزارے اور مرد اس کے تمام اخراجات برداشت کرے تا کہ اگر جذبات میں آ کر یا جلد بازی میں طلاق کا فیصلہ کیا ہے تو تین ماہ تک ایک ساتھ...... ایک ہی گھر میں رہنے سے دونوں ایک دوسرے سے بات کر کے رجوع کر لیں...... یا ممکن ہے صنفی ضرورت عود کر آئے...... یا بچوں کی موجودگی ہی تعلق استوار کر لینے کے احساس کو بیدار کر دے۔

☆ اگر تین طہر کے اندر اندر رجوع نہیں کیا تو عورت اس گھر سے نکل سکتی ہے بلکہ وہ دوسری جگہ نکاح کرنے میں بھی آزاد ہے۔ اگر عورت نے نکاح کر لیا تو اس سے مرد کا حق ختم ہو گیا لیکن اگر عورت نے ابھی دوسرا نکاح نہیں کیا اور مرد اور عورت میں یہ تحریک پیدا ہو رہی ہے کہ ان کا فیصلہ درست نہیں تھا اور وہ دوبارہ اپنا تعلق قائم کر لیں۔ بشرطیکہ وہ حدود اللہ کو قائم رکھ سکیں گے تو وہ دوبارہ مہر کی ادائیگی کر کے، گواہوں کی موجودگی میں نئے سرے سے نکاح کر سکتے ہیں۔

☆ اگر دوسری طلاق بھی دے دی اور عدت کے اندر رجوع کر لیا یا عدت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزرنے کے بعد اسی عورت سے نکاح کر لیا تو اس کے بعد زندگی میں مرد جب کبھی بھی طلاق دے گا تو تعلق ختم ہو جائے گا۔اب وہ اپنی مرضی سے کسی اور سے نکاح کر لے اور پھر طلاق کی نوبت آ جائے اور طلاق ہو جائے یا اس کا وہ خاوند فوت ہو جائے تو عدت گزارنے کے بعد پہلا خاوند اور یہ عورت نکاح کر سکتے ہیں۔البتہ اس میں عورت کا کسی مرد سے صرف اس لیے نکاح کرنا اور طلاق لے لینا کہ وہ پہلے مرد کے لیے حلال ہو جائے سخت گناہ اور حرام ہے۔(طلاق کے طریقِ کار کی مزید تفصیلات جاننے کے لئے دیکھئے ''طلاق کے مسائل از محمد اقبال کیلانی'')

طلاق کا مندرجہ بالا طریقِ کار یہ واضح کرتا ہے کہ اسلام طلاق کا قدم اٹھانے سے پہلے اور طلاق کے مراحل کے دوران بھی بار بار سوچنے اور موافقت کے مواقع پیدا کرنے والی تدابیر اختیار کرنے کا پابند کرتا ہے تاکہ ایک مضبوط رشتہ ٹوٹنے سے...... دو خاندان جدا ہونے سے...... یا ماں باپ کی جدائی کی وجہ سے ماں یا باپ سے جدا ہوتے ہوئے معصوم بچوں کے لئے بہتری کی کوئی صورت نکل آئے۔

مطلقہ کی عدت:

مطلقہ کی اپنی عمر اور حالت نیز طلاق کی نوعیت کے اعتبار سے عدت کے مسائل مختلف ہیں، جنہیں ہم مختصرًا یہاں درج کرتے ہیں، تفصیل کے لیے علماء کی طرف رجوع کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① ۔ایسی عورت جسے حیض آتا ہے اگر شوہر اسے تین وقفوں سے تین طلاق دے چکا ہو تو وہ تین حیض کی عدت پوری کرے گی۔ چاہے تین حیض کم وقفے کے ساتھ آئیں چاہے زیادہ عرصے میں تین حیض پورے ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

وَ الْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ. (البقرۃ:822)

''اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے نفس کو تین حیض تک روکے رکھیں۔''

② ۔ایسی عورت یا بچی جسے حیض نہیں آتا۔ کم سنی کی وجہ سے یا کسی بیماری کی وجہ سے ......وہ اسلامی مہینوں کے مطابق تین ماہ تک کی گنتی عدت کے طور پر پوری کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

وَالّٰٓـِٔيْ يَـئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ. (الطلاق:4)

''تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے ناامید ہوگئی ہوں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض آنا شروع نہیں ہی نہ ہوا ہو۔''

③ ۔اگر رخصتی سے قبل طلاق دے دی جائے تو ایسی مطلقہ عورت پر عدت نہیں ہے۔ قرآنِ حکیم میں ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا. (الاحزاب:94)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں چھونے سے پہلے طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حقِ عدت نہیں جسے تم شمار کرو۔''

④۔ اگر مطلقہ حاملہ ہو تو وہ وضعِ حمل تک عدت پوری کرے گی۔ فرمانِ باری ہے:

وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ. (الاطلاق:4)

''اور حمل والیوں کی عدت یہ ہے کہ ان کا وضعِ حمل ہو جائے۔''

⑤۔ اگر مسلسل حیض آ رہا ہو تو مطلقہ عورت تین اسلامی مہینوں کے مطابق عدت پوری کرے گی۔ اس کا معاملہ اس عورت پر قیاس کیا جائے گا جسے حیض نہیں آتا یعنی ایک ہی حالت پر قائم رہتی ہے۔ (فقہ الحدیث، کتاب الطلاق، ج دوم)

خلع کی عدت:

۱۔ جس عورت نے خود کہہ کر اور کچھ مال دے کر مرد سے اپنے آپ کو آزاد کیا ہو یعنی خلع لیا ہو اس کی عدت اگر حیض آتا ہے تو ایک حیض ہے۔ چنانچہ جب ثابت بن قیس کی بیوی نے خلع لیا تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔ (سنن ابی داود، ترمذی، بلوغ المرام، باب الخلع)

۲۔ جس عورت کو حیض نہیں آتا وہ ایک مہینہ اسلامی تقویم کے مطابق عدت گزارے گی۔

۳۔ جسے مسلسل حیض آتا ہو وہ بھی ایک مہینہ عدت گزارے گی۔

عدت میں پیغام نکاح:

دورانِ عدت اشارۃً عدت گزارنے والی عورت تک نکاح کی بات پہنچائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاسکتی ہے لیکن نکاح کرنا یا کھلم کھلا نکاح کا فیصلہ کر لینا عدت کے دوران درست نہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ. (البقرۃ:235)

"اگر تم اشارۃً نکاح کا پیغام دے دو یا بات اپنے دل میں چھپائے رکھو تو دونوں صورتوں میں تم پر کوئی گناہ نہیں، اللہ جانتا ہے کہ تم انہیں (دل میں) یاد رکھتے ہو لیکن ان سے کوئی خفیہ معاہدہ نہ کرنا، ہاں جو بات کرنا ہو معروف طریقے سے کرو مگر جب تک عدت گزر نہ جائے عقدِ نکاح کا عزم مت کرو اور جان لو کہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے اللہ اسے جانتا ہے لہٰذا اس سے ڈرتے رہو"

www.KitaboSunnat.com

ایک طلاق کے بعد عدت میں پیغام نکاح:

اگر شوہر نے صرف ایک طلاق دی ہے یا ایک ہی وقت میں کئی بار طلاق طلاق کہہ دیا ہے تو ایسی عورت شوہر ہی کے گھر میں حیض آنے کی صورت تین حیض تک اور حیض نہ آنے کی صورت تین ماہ اسلامی سال کے مطابق یا حمل ہو تو وضعِ حمل تک مرد ہی کے گھر میں گزارے گی اور عورت کے اخراجات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد ہی کے ذمے ہوں گے۔ تین حیض کے پورے ہونے تک، جب تک عورت فارغ ہو کر غسل نہ کر لے یا حیض نہ آنے کی صورت جب تک تین ماہ پورے نہیں ہو جاتے مرد اس دوران یہ حق رکھتا ہے کہ وہ رجوع کر لے۔

اگر مرد نے ایک طلاق دی، عدت بھی گزر گئی، وہ عورت اب کسی دوسری جگہ نکاح کر لینے کے لیے آزاد ہے البتہ اگر مرد اور عورت دونوں دوبارہ جڑنا چاہتے ہوں تو نئے مہر، دو گواہوں اور عورت کے ولی کی رضامندی کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔

یاد رہے کہ پہلی طلاق کی عدت کے بعد چاہے کتنا طویل عرصہ گزر چکا ہو اگر عورت نے کسی اور مرد سے نکاح نہیں کیا تو پہلا مرد اس سے نکاح کر سکتا ہے۔

طلاقِ رجعی یعنی پہلی طلاق کی عدت (تین حیض یا تین ماہ) یا دوسری طلاق کی عدت کے دوران عدت والی عورت کو نکاح کا پیغام دینا یا اس سے اشارۃً نکاح کی بات کرنا قطعی ممنوع ہے کیونکہ طلاقِ رجعی کی صورت میں دراصل عورت اپنے خاوند ہی کی بیوی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر طلاقِ رجعی کی عدت کے اندر اندر میاں بیوی میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو انہیں ترکے میں سے وہی حصہ ملتا ہے جو میاں بیوی کو ایک دوسرے سے ملنا فرض قرار دیا گیا ہے۔

دو طلاق کے بعد عدت:

اگر مرد نے دو طلاقیں دے دی ہیں تو اس صورت میں بھی عورت پر حیض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے کی صورت میں تین حیض...... حیض بند ہونے یا نہ آنے کی صورت تین اسلامی مہینے اور حمل کی صورت وضعِ حمل تک عدت ہے۔

مردان دو طلاقوں کی عدت کے اندر رجوع کرسکتا ہے اور عدت کے بعد اگر دوبارہ رشتہ قائم کرنا چاہے تو نئے مہر، دو گواہوں اور عورت کے ولی کی رضامندی کے ساتھ دوبارہ نکاح کرسکتا ہے۔

مطلقہ عورت عدت کے دوران ضرورت کے وقت کہیں جانا پڑے تو جاسکتی ہے۔

نیز لباس، زیور اور بناؤ سنگھار کے معاملے میں اس پر وہ پابندیاں نہیں جو بیوہ پر عدت کے دوران ہوتے ہیں۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ کو طلاق دے دی گئی انہوں نے دورانِ عدت ہی اپنے کھجور کے درخت اتارنے کی غرض سے باہر جانا چاہا تو ایک آدمی نے انہیں ڈانٹا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں تم اپنے کھجور کے درخت کا پھل توڑ سکتی ہو، ممکن ہے کہ تم صدقہ کرو یا اس کے ذریعے کوئی دوسرا عملِ خیر کرسکو۔ (مسلم، کتاب الطلاق، باب جواز خروج المعتدہ..... مسند احمد: ۳/۳۲۱۔ ابوداؤد: ۲۲۹۷۔ نسائی: ۶/۲۰۹۔ ابن ماجہ: ۲۰۳۳۔ فقہ الحدیث جلد دوم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلقہ عورت ہمارے معاشرے میں

پاکستانی معاشرہ اصلاً ہندو معاشرے ہی کا پرتَو ہے۔اس کے معاشرتی نظریات اور رسم ورواج پر ہندوانہ چھاپ نمایاں ہے۔مرد تو عورت کو طلاق دے کر نیا نکاح کر لیتا ہے اوراس کی معاشرتی حیثیت پر بھی کوئی حرف نہیں آتا لیکن طلاق عورت کے لیے ذلت‘ نفرت‘ حقارت‘ نحوست اور گالی کے مترادف ہے۔عورت چاہے اس میں سراسر بے قصور ہو۔

مطلقہ عورت سے کوئی مرد شادی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا سوائے ان مردوں کے جو کسی مجبوری کی بنا پر کنواری کے رشتہ سے نا امید ہو چکے ہوں۔

طلاق کے بعد عورت نے واپس اسی گھر آنا ہوتا ہے جہاں سے وہ نکاح کے وقت رخصت کی گئی تھی۔عموماً اس کا استقبال نفرت یا بے دلی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔باپ‘ دادا وغیرہ مطلقہ کے وجود کو اپنی معاشرتی حیثیت پر ایک بدنام دھبہ سمجھتے ہیں۔خواہی نخواہی اسے میکے والے اپنے ہاں رکھ تو لیتے ہیں لیکن اپنے دل کے دروازے اس کے لئے مشکل ہی سے وا کرتے ہیں۔بعض خاندانوں میں طلاق سے اس قدر نفرت پائی جاتی ہے کہ طلاق دینے والے مرد کو......عورت کے باپ بھائی وغیرہ قتل تک کر دیتے ہیں‘ چاہے وہ باہم کتنے ہی حقیقی اور قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں۔جب کہ باہم میل ملاقات اور معاملات کا ختم کر دینا تو ایک عام روایت ہے۔مطلقہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنا منحوس سمجھا جاتا ہے کہ بعض لوگ اپنی بیٹیوں کی منگنی اور شادی کی کسی رسم میں بھی مطلقہ کی شمولیت کو بدشگونی کا باعث سمجھتے ہیں۔

اسلام میں طلاق عورت کے لئے نہ تو بدنامی کا باعث ہے، نہ اس کے خاندان کی سماجی حیثیت پر کوئی حرفِ طعن ہے۔ اسلام کسی فرد کو بھی یہ حق نہیں دیتا کہ وہ مطلقہ عورت ہو یا بیوہ یا کنواری، اپنی ہو یا پرائی' اس کے بارے کوئی ایسی بات مشہور کرے یا لوگوں میں پھیلائے جو اس کے نکاح میں رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہو۔

ایک تابعی کا مشہور واقعہ ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاقِ رجعی دی تو کسی نے پوچھا: آپ نے بیوی کو طلاق کیوں دی؟ انہوں نے جواب دیا ''اللہ تعالیٰ نے اپنی بیویوں کے عیب دوسروں پر ظاہر کرنے سے منع کیا ہے''۔ (کیونکہ شرعاً ابھی ان کی بیوی پر ان کا حق موجود تھا اور وہ بیوی کے حکم میں تھی)

جب وہ پوری تین طلاقیں دے کر عورت کو فارغ کر چکے تو اس آدمی نے پھر یہی سوال کیا تو انہوں نے جواب میں کہا ''اللہ تعالیٰ نے ان خواتین کے عیب ظاہر کرنے سے منع کیا ہے جن سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس واقعہ میں اسلامی معاشرت کا وہ ارفع واعلیٰ تصور موجود ہے جو اسلام ایک فرد کی سماجی حیثیت اور آبرو کے حوالے سے قائم کرتا ہے۔ نیز اس میں ہر مرد کے لئے اسلام کا بہترین اخلاقی سبق بھی موجود ہے' خصوصاً وہ مرد جو بیوی والا ہے' بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے یا بیوی کو طلاق دے چکا ہے۔

ادھر ہمارے معاشرے میں جس خاندان کے مرد نے عورت کو طلاق دی وہ خاندان اور خود مرد بھی مطلقہ عورت کے کردار کے بارے میں بڑھ چڑھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیں بناتے، اس پر ہزاروں عیب لگاتے اوراس کی خامیاں گنواتے رہتے ہیں۔ ردِعمل کے طور پر مطلقہ عورت اوران کے خاندان والے بھی خودکو مظلوم ثابت کرنا اورطلاق دینے والے مرداوران کے خاندان کوکوسنے اور بددعا دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

مطلقه کادوسرانکاح:

مطلقہ عورت اپنے بسے بسائے گھر سے بے دخل کردی جاتی ہے۔اس کی زندگی اس خانماں برباد کی سی ہوتی ہے جس کہ سب کچھ لٹ چکا ہو۔خصوصاً اس وقت جب کہ اس کے بچے بھی باپ کے پاس ہوں۔بغیر بچوں کے ماں کے لئے ایک ایک پل گزارنا مشکل ہوجاتا ہے۔ایسے میں مطلقہ عورت کے اولیاء (باپ، دادا، چچا، بھائی وغیرہ) پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کے لئے اپنے گھر اور دل کے دروازے واکریں اورمناسب طریقے سے اس کی عدت گزرنے کے بعد دوسرے نکاح کی کوشش کریں۔دوسرانکاح ہی اس کے سکون اوراطمینان کا اصل حل ہے۔

موجودہ معاشرے میں کنواری لڑکیوں کے لئے رشتے کرنا مشکل ہو چکا ہے۔لڑکوں اورلڑکوں والوں نے اتنی زیادہ اورکڑی شرائط لڑکی کے انتخاب کے لئے طے کررکھی ہیں کہ پچاس پچاس لڑکیوں کے رُخ ورخسار کا جائزہ لینے کے بعد کہیں جاکر ایک لڑکی کے نام قرعہِ فال نکلتا ہے۔لڑکی والے بھی لڑکے کے انتخاب میں بہت بھی ایسی شرائط چاہتے ہیں جن کا ملنا عمومی زندگی میں مشکل ہوتا ہے۔ایسے میں مطلقہ عورت کے لئے رشتہ تلاش کرنا مزید مشکل ہوچکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام نکاح کے لئے دین کی شرط عائد کرتا ہے۔باقی شرائط حسنِ قسمت سے مل جائیں تو بہتر ورنہ وہ ایسی نہیں ہیں کہ ان کے نہ ہونے کی وجہ سے باحیا اور دین دار لڑکی کا رشتہ ٹھکرا دیا جائے۔

اسلام مردوں پر یہ واضح کرتا ہے کہ عورت کا طلاق یافتہ ہونا اس کے کردار کے حوالے سے کوئی عیب نہیں۔خود رسول اللہ ﷺ نے ایک مطلقہ خاتون سے نکاح کر کے اس کی عملی مثال پیش کی۔صحابیات میں سے بعض کی طلاقیں ہوئیں تو فوراً کسی نیک نفس مرد نے ان کو اپنے حبالۂ عقد میں لے لیا۔

مطلقہ عورت کے اپنے خاندان کے مرد یا باپ اور بھائیوں کے دوست احباب مطلقہ خاتون کی عادات واطوار اور طلاق کے اسباب سے کافی حد تک واقف ہوتے ہیں۔انہیں چاہئے کہ ایسی عورت کو تحفظ دینے کے لئے ان سے نکاح کر لیں۔الحمدللہ ایسی مثالیں،خال خال ہی سہی اس وقت بھی موجود ہیں۔

اسلام عورت کے اولیاء کو حکم دیتا ہے کہ

وَ اَنۡکِحُوا الۡاَیَامٰی مِنۡکُمۡ. (النور:32)

"اپنے میں سے بے نکاحوں کے نکاح کر دیا کرو۔"

لہٰذا اولیاء کو چاہیے کہ وہ مطلقہ عورتوں کو دوسرا نکاح کر لینے کی ترغیب دیں۔بعض خواتین عین جوانی کے عالم میں ہوتی ہیں لیکن طلاق ہو جاتی ہے یا خاوند فوت ہو جاتا ہے۔ایسے میں ان کا نکاح نہ کرنا اپنے نفس پر زیادتی ہے۔لہٰذا ان کو بھی چاہیے کہ اولیاء کی بات مان لیں اور دوسرا نکاح کر لیں اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

ہمارے معاشرے میں مرد کا ایک سے زائد بیویوں کو رکھنا اچھا نہیں سمجھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا۔کہا جاتا ہے کہ یہ پہلی بیوی کی ناقدری اوراس کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے۔حالانکہ خواتین کوتحفظ دینے کے حوالے سے اسلام کا تعدّدِ ازدواج کا قانون باعثِ رحمت ہے۔کسی عورت کا برے اخلاق کے حامل مرد کے پلّے بند جانا، یاسرے سے بے نکاح رہ کر بڑھاپے کی حدود میں داخل ہو جانے سے یہ کہیں زیادہ بہتر ہے کہ اسے ایک صاحبِ دین، بااخلاق، اسے تحفظ فراہم کرنے والا اوردل جوئی کرنے والا مرد مِل جائے، چاہےاس کی پہلے سے تین بیویاں ہی کیوں نہ ہوں۔

بعض مطلقہ خواتین یہ فیصلہ کرلیتی ہیں کہ وہ اب نکاح نہیں کریں گی' خود کمائیں گی اورآزادی سے زندگی گزاریں گی۔عورت کا یہ جذباتی فیصلہ اس ضِد کا نتیجہ ہوتا ہے جو پہلے شوہر سے عدمِ اتفاق کی وجہ سے اس کے اندر پیدا ہوئی ورنہ عورت اوراس کے اندراپنا گھر بسانے کی خواہش ہی نہ ہو'یہ ایک خلافِ فطرت بات ہے۔جوخواتین شادی نہیں کرتیں خصوصاً جن کے بچے بھی نہیں ہوتے، ان کی زندگی محرومیوں،حسرتوں اور دکھوں کا ایک آتش فشاں بن جاتی ہے۔جومختلف بیماریوں کی صورت پھٹ پڑتا ہے۔بہت سی کمزوریاں ان کی نفسیاتی عادات کا حصہ بن جاتی ہیں۔جن خواتین نے خاوند کے بغیر تنہا یا کسی دوسرے عزیز کے ساتھ رہ کر زندگی گزاری جب کہ ان کے اپنے بچے بھی نہیں تھے ان سب سے مل کر اصل حالات معلوم کئے جائیں تو انکشاف ہوگا کہ وہ سب ایک بات میں متفق ہیں اور وہ یہ کہ جو دن (برے بھلے سہی) خاوند کے ساتھ گزارے، وہ سکون اور اطمینان کے لحاظ سے ان دنوں سے بدرجہا بہتر ہیں جوشوہر کے بغیر گزارے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل بات یہ ہے کہ ہم نے کچھ کھوکھلے اور جھوٹے معیار بنا رکھے ہیں۔اولیاء دوسرا نکاح کرتے ہوئے بھی وہ تمام شرائط دیکھتے ہیں جو کنواری لڑکی کا نکاح کرتے ہوئے ملحوظ رکھتے ہیں حالانکہ ہمیں اسلامی احکامات کی چھتری تلے آ کران سب خودساختہ معیارات کی دیوار گرادینا چاہیے۔

اسلام تو صرف دین کو ترجیح دینے کی تاکید کرتا ہے نیز اپنی عورتوں کے لیے مرد کی سب سے بڑی خوبی نبی اکرمؐ نے دین اور حسنِ اخلاق بتائی ہے۔

ہمارے لیے بھلائی اسی میں ہے کہ ہم احکام نبوی ہی کو ترجیح دیں۔

کسی کی عمر زیادہ ہونا، پہلے سے بیوی یا بیویوں کی موجودگی، مالی وسائل کا کم ہونا، شکل وصورت خوبصورت نہ ہونا، پہلے سے بچوں کا موجود ہونا، خاندان اونچا یا ہم پلہ نہ ہونا، کسی اچھے یا پوش علاقے میں رہائش نہ ہونا، یہ سب دین و اخلاق کے سامنے ہیچ ہیں مرد صرف یہ خوبی دیکھیں، آیا کہ وہ عورتوں کے ساتھ نرمی اور محبت کے ساتھ پیش آتا ہے، ان کا احترام کرتا ہے، کہیں عورتوں پر زیادتی یا ان کی تحقیر کرنے کا عادی تو نہیں؟

مطلقہ خواتین اپنے آپ کو بہت دکھی سمجھتی ہیں۔ بات بات پر دوسروں سے الجھنا ان کی عادت بن جاتی ہے۔وہ طلاق دینے والے شوہر اور اس کے خاندان کو عمر بھر کوسنے دیتی اور ان کے کیڑے نکالتی رہتی ہیں۔

دراصل بہترین رویہ یہ ہے کہ انسان اپنا محاسبہ کرے اور دیکھے کہ اس کی اپنی ذات کے حوالے سے اس میں کیا کیا خامیاں ہیں؟ غلطی کہاں ہوئی اور کیا ہوئی جس کی وجہ سے طلاق کی نوبت آئی یا اب مزاج چڑچڑا اور ضدی ہو رہا ہے تو کیوں؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (الحشر:18)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھتا رہے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے اور ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے''۔

بیرونی اسباب کی بجائے ہر تکلیف یا مصیبت پر ہمیں اندرونی اسباب تلاش کرنے چاہییں ۔ اپنے لیے دعا کریں ، اپنی عادات کو متقی بنانے کی کوشش کریں راستۂ نجات خود بخود نکل آئے گا۔ فرمان ربی ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾ (الطلاق:2)

''اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے''۔

ہر مشکل کا ایک ہی حل ہے اور وہ یہ کہ اپنے خالق سے تعلق مظبوط کیا جائے۔ یوں بھی کوئی آزمائش، پریشانی یا مصیبت میں اگر انسان صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے، شاکر، قانع اور متوکل رہے تو یہ پریشانی یا مصیبت اس کے لیے اجر کا باعث بن جاتی ہے اور اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلقہ کی ضروریات اور مسائل

ایک مطلقہ عورت کو تین قسم کے مسائل درپیش ہوتے ہیں:

① ۔رہائش ② ۔معاشی ضروریات ③ ۔تحفظ

عموماً اس کا حل عورت کے سرپرست والد ربھائی وغیرہ اس کو اپنے گھر رکھ کر ڈھونڈھ لیتے ہیں لیکن یہ صورتِ حال خود مطلقہ خاتون اور سرپرستوں کے لئے خاصی تکلیف دہ بن جاتی ہے۔ بعض گھروں میں مطلقہ خواتین کام میں جتی رہتی ہیں' ان کے اندر یہ احساس ہوتا ہے کہ روٹی کھانے کے لئے کام تو کرنا ہی ہے گویا ان کی حیثیت ایک خادمہ کی سی ہوتی ہے۔ اگر بچے ہوں تو بچے بھی احساسِ محرومی اور احساسِ کمتری کا شکار رہتے ہیں۔

بعض گھروں میں صورتِ حال اس کے برعکس ہوتی ہے۔ مطلقہ خاتون کو گھر میں ایک حاکمانہ حیثیت حاصل ہوتی ہے اور وہ جو زبان سے نکال دے اسے حرفِ آخر کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ یوں مطلقہ عورت اپنی نفسیاتی تسکین' برتری اور عزت کا اپنے اندر ایک سطحی احساس حاصل کر لیتی ہے۔ لیکن اس صورت میں صاحبِ خانہ کی بیوی میں مطلقہ کے بارے معاندانہ خیالات ابھرتے رہتے ہیں۔ بعض گھرانوں کے افراد اپنی سمجھ داری کی وجہ سے ظاہراً باہم صلح ومحبت کا بھرم قائم رکھتے ہیں اور کسی پر باہمی چپقلش کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راز کھلنے نہیں دیتے۔ جب کہ بعض گھروں کی اندر کی باتیں اونچی آوازوں، گلوں شکووں اور بسا اوقات ہنگامہ خیز لڑائیوں کی شکل میں منظرِ عام پر بھی آتی رہتی ہیں۔

بعض مطلقہ خواتین اپنا آزادانہ گھر نہ ہونے کی وجہ سے نفسیاتی الجھنوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ جب وہ اپنے بھائی بھاوجوں یا بہنوں بہنوئیوں کو ہنسی خوشی زندگی گزارتے دیکھتی ہیں تو ان کی محرومی، ضِد اور غصے کی صورت میں بار بار ابھرتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مطلقہ کے مزاج کی یہ خرابی پورے گھر کی فضا کو مکدّر کر دیتی ہے اور دیگر زوجین کے باہمی تعلقات بھی کشیدگی کی لپیٹ میں آنے لگتے ہیں۔

مطلقہ کے لئے الگ رہائش:

مطلقہ کا بہترین حل تو اس کا نکاح ہی ہے لہٰذا اس کے رشتہ داروں اور سہیلیوں کے ذریعے اسے کسی مناسب جگہ پر نکاح کے لئے آمادہ کر لینا ہی بہتر ہے۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو عورت کے اولیاء باپ، دادا، بھائی، بھتیجوں، وغیرہ کو چاہیئے کہ اس خاتون کے لئے ایسی رہائش گاہ کا انتظام کریں جو اس کے لئے الگ گھر کے تصور کو پورا کرتی ہے۔

گھروں میں اگر بالغ ذمہ دار افراد مستقل رہتے ہوں تو ان کے لئے الگ رہائش کا انتظام کرنا باہمی حسنِ سلوک اور صلہِ رحمی کے لئے ایک اہم عامل کی حیثیت رکھتا ہے تاکہ ہر فرد اپنی اپنی حدود میں آزادانہ رہ سکے۔ الگ رہائش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بہت سے فوائد ہیں جن میں سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ افراد باہم بدگمانی، عیب، حسد، چوری، جھوٹ وغیرہ سے بچ جاتے ہیں۔

رہائش اس طرح الگ کی جائے کہ باہم استیذان (اجازت لے کر گھر میں آنے) کا تکلّف موجود ہو کیونکہ بعض اہلِ خانہ کسی ایسے کام یا بات میں شغول ہوتے ہیں کہ اچانک کسی کی آمد ناگوار گزرتی ہے۔ گو وہ بہ ظاہر اس ناگواری کا اظہار نہ ہی کریں۔ سمجھ دار افراد کو از خود یہ کوشش کرنا چاہیے کہ وہ ان مواقع پر کسی رشتہ دار کے گھر یا کمرے میں جانے سے گریز کریں، جب علوم ہو کہ اس وقت صاحبِ خانہ کے آرام کا وقت ہوتا ہے۔ یا ان کے ھانے کا وقت یا ان کی ذاتی گفتگو وغیرہ کا وقت ہے۔

صرف بڑوں کو ہی نہیں، چھوٹے بچوں کو بھی دوسرے کے گھر میں جانے کے آداب اور اوقات کا لحاظ رکھنے کی تربیت دینا ضروری ہے۔

سوال یہ ہے کہ الگ رہائش کیسے مہیا کی جائے؟ مکان کی تعمیر کے وقت ہی ۔ایسا بنانا چاہیے کہ ضرورت پڑنے پر اگر دس مرلے کے مکان میں پانچ گھر ا بسانے پڑیں تو انہیں الگ الگ حصوں میں تقسیم کیا جا سکے۔ دورِ حاضر میں ان کا نقشہ کوٹھی کی صورت بنایا جاتا ہے، جس میں الگ حصوں کا تصور بہت کل ہے۔ خصوصاً چھوٹے رقبے کی کوٹھیوں میں۔ ان میں پردے کا لحاظ نہیں ھا جاتا۔ گلیاں اور آگے پیچھے لان چھوڑ کر جگہ بھی ضائع کی جاتی ہے، جب کہ وچ سمجھ کر مکان بنانے سے ساری جگہ زیرِ استعمال آجاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر حال مطلقہ عورت کے اولیاء کو الگ رہائش کا حل سوچنا ہی چاہئے تاکہ اس خاتون کو ایک ایسی جگہ مل جائے جہاں وہ یہ محسوس کرے کہ یہ گھر اور اس گھر میں موجود ہر چیز اس کی ہے اور وہ اس میں اپنی مرضی کے مطابق اپنا ہر کام کر سکتی ہے۔ کوئی اس کی مرضی میں دخل اندازی نہیں کرے گا۔

یاد رہے کہ الگ گھر ہر عورت کی فطری خواہش ہوتی ہے۔ اور ہم بھی جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی تمام ازواجِ مطہرات کو الگ الگ گھر دیئے۔ انہیں ایک ہی گھر میں ایک دن کے لئے بھی نہیں رکھا۔ جب بیویوں کو ایک جگہ یا ایک گھر میں نہیں رکھا جا سکتا تو پھر نند بھابھی، دیورانی، جٹھانی، وغیرہ کو اکٹھا رکھنا اور اس پر یہ امید بھی رکھنا کہ باہم شکوہ شکایات نہیں ہوں گے۔ اَن ہونی سی بات ہے۔

رہائش ضروری نہیں کہ قیمتی، پُر تکلف یا وسیع ہو بلکہ اپنی وسعت کے مطابق معمولی سی اور چھوٹی سی بھی ہو سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ جن کی ازواجِ مطہرات دنیا کی تمام عورتوں سے زیادہ عزت اور صاحبِ فضیلت تھیں، ان کے گھر سات سات ہاتھ لمبے چوڑے تھے۔ چھت ایسی کہ زمین پر کھڑے شخص کا ہاتھ اس پر پہنچ جاتا تھا۔ چھتوں پر کھجور کے تنے ڈالے گئے تھے۔ اور بعض کے دروازوں پر کواڑ کی بجائے ٹاٹ کے پردے لگائے گئے تھے۔ کسی گھر کا اصل حسن اس کے مکینوں کا صاحبِ ایمان اور صاف دل ہونا ہے نہ یہ کہ دنیا کا ساز و سامان تو موجود ہو لیکن ایمان اور صاف دلی کی دولت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفقود ہو۔

معاشی مسئلہ کا حل:

اسلام نے ہر فرد کے لئے چاہے وہ چھوٹا ہو چاہے بڑا ایک باعزت اور وسیع نظامِ کفالت مقرر کیا ہے۔ اگر کسی فرد کو معاشی حوالے سے وہ سب کچھ مہیا کر دیا جائے جو اسلام اس کو دینے کی تاکید کرتا ہے تو عام حالات میں ایک فرد کو سنگین معاشی مسائل کا سامنا ہی نہ کرنا پڑے۔ جس عورت کی طلاق ہو چکی ہو اس کے مندرجہ ذیل حقوق ہیں۔

☆ والدین یا سسرال نے جو کچھ اسے نکاح یا منگنی پر دیا تھا سب کچھ اس کا ہے۔

☆ مہر اگر ادا نہیں کیا تو طلاق دیتے ہوئے مرد پورا مہر واپس کرے گا البتہ خلع کی صورت عورت مہر نہیں لے سکتی۔

☆ مرد نے جو کچھ نکاح کے دوران عورت کو تحفۃً دیا ہو وہ بھی عورت کا ہے البتہ جو کچھ مرد نے عاریۃً دیا ہو اسے وہ عورت سے واپس لے سکتا ہے۔ حکم ہے:

﴿وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّ اٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا﴾

(النساء۔20)

"اور اگر تم ایک عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت کرنا چاہو اور پہلی عورت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سا مال دے چکے ہوتو اس میں سے کچھ مت لینا، بھلاتم ناجائز اورصریح ظلم سے اس سے اپنا مال واپس لوگے"۔

☆ رشتہ دار اور احباب وغیرہ جو ہدایا وغیرہ عورت کو دیں وہ بھی عورت ہی کی ملکیت ہیں۔

☆ عورت جو کچھ اپنی محنت سے کماتی ہے وہ اس کا ذاتی مال ہے البتہ اگر مرد نے یہ شرط عائد کر دی ہو کہ عورت جو کچھ کمائے گی وہ مرد کا ہوگا۔ تو پھر وہ مرد کا مال ہے اور اس شرط کا اطلاق طلاق کے بعد کے ایام پر نہیں ہوگا۔

☆ مرد کو چاہیے کہ وہ عورت کو طلاق دے کر رخصت کرتے ہوئے مہر کے علاوہ بھی کوئی چیز دے' ارشاد ربانی ہے:

﴿وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (البقرہ۔236)

"ان کو دستور کے مطابق کچھ فائدہ اٹھانے کی چیز ضرور دو (یعنی) مقدور والا اپنے مقدور کے مطابق اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق' نیک لوگوں پر یہ ایک طرح کا حق ہے"۔

☆ اگر باپ یا ماں فوت ہو چکی ہے تو ان کی میراث میں مطلقہ عورت کا جو حصہ ہو وہ اسے ادا کیا جائے بلکہ سبھی ورثا کو وفات کے بعد میت کا ترکہ تقسیم کر کے ان کے حصے ادا کر دینے چاہئیں۔

☆ اگر کوئی اور ایسا رشتہ دار وفات پا چکا ہے جس کے ترکہ میں اس عورت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی حصہ بنتا ہے تو وہ حصہ بھی ادا کریں۔ حکم ہے:

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَ الْأَقْرَبُونَ ۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَ الْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾ (النساء۔7)

''جو کچھ ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ کر مریں' تھوڑا ہو یا بہت' اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے۔ اور عورتوں کا بھی' یہ حصے (اللہ کے) مقرر کیے ہوئے ہیں''۔

ہمارے معاشرے میں عموماً میت کا ترکہ تقسیم نہیں کیا جاتا' حالانکہ میت کے مال میں سے تب تک کچھ لینا یا خرچ کرنا حرام و ناجائز ہے۔ جب تک کہ اسے تقسیم کر کے اصل ورثاء کو نہ دے دیا جائے۔ اگر ترکہ میں یتیم' بے سہارا اور بیوہ خواتین کا حصہ بھی ہے اور انہیں ادا نہیں کیا تو یہ دوہرا گناہ ہے۔

(دیکھیے: تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ)

میت کے ترکہ کو اصل ورثا تک نہ پہنچانا اور دوسرے یتیم و بے سہارا کو محروم رکھ کر ان کا مال خود کھانا۔

☆ مطلقہ عورت کے اگر بچے ہیں تو ان کی کفالت کی ذمہ داری نہیں اٹھانا چاہیے کیونکہ بچوں کی کفالت ان کے باپ پر ہے۔ البتہ باپ کے بد اخلاق، نکھٹو اور غیر ذمہ دار ہونے کی صورت بچوں کا خرچہ والد کے باپ یعنی دادا اور دادا بھی نہ ہو یا غیر ذمہ دار ہو تو ان کے چچا پر ہے۔ اور ان کا یہ فریضہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر بچے ماں کے پاس ہیں تو ان کے اخراجات ماں کو ادا کریں۔اگر وہ استطاعت کے باوجود بچوں کا خرچ ادانہیں کرتے تو پھر روزِ قیامت اس کا بوجھ اٹھانا پڑے گا۔

☆ اگر والد' دادا یا چچا وغیرہ بچوں کا خرچہ نہیں اٹھاتے یا اٹھا نہیں سکتے تو پھر عورت کا ولی ان بچوں کا خرچ برداشت کرے گا۔رہی عورت تو اس کا خرچ اس کے والد کے ذمہ ہے۔ہماری کتبِ فقہ میں اس کی تفصیل موجود ہے جس میں یہ کہا گیا ہے:

''اگر عورت بے اولاد ہے یا کمانے کے قابل نہیں تو اسلامی شریعت کے مطابق اس کا نفقہ والد پر ہے۔دوسرے لفظوں میں اس کے لئے وہی صورت دوبارہ لوٹ آئے گی جو شادی سے پہلے تھی' شادی سے پہلے باپ بیٹی کا کفیل تھا' طلاق کے بعد پھر وہی کفیل ہو جائے گا۔'' (فتح القدیر' جلد 3' ص:344)

☆ اگر مطلقہ کے بچے بڑے ہوں اور برسرِ روزگار ہوں تو پھر مطلقہ کی کفالت نہ باپ پر ہے نہ کسی اور ولی پر بلکہ اس کے بیٹوں پر ہے۔

''وہ سب کچھ جو بیوی کے لئے واجب ہے وہ سب باپ اور ماں کے لئے لڑکے پر واجب ہوگا' یعنی کھانا پینا' کپڑا' مکان حتیٰ کہ خادم بھی''۔

(ردالمختار علی الدرالمختار ج2' ص:933)

☆ مطلقہ کے اگر بیٹے بھی برسرِ روزگار نہ ہوں اور وہ خود بھی مستحکم مالی حیثیت نہ رکھتی ہو تو ایسی صورت میں وہ ایک بے سہارا عورت ہے۔اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ' دادا' بھائی' چچا' بھتیجے' ماموں' چچازاد غرض ہر رشتہ دار اس کا کفیل ہے اگر رشتہ دار مردوں میں سے کوئی بھی اس بے سہارا عورت کی کفالت کی ذمہ داری نہیں اٹھاتا تو وہ سبھی گنہ گار ہوں گے۔

نیز حکم ہے:

﴿ يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (البقرہ۔215)

''آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لئے ہے اور رشتہ داروں اور مسکینوں اور یتیموں اور مسافروں کے لئے ہے اور جو کچھ تم بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے''۔

کسی انسان کے پاس اگر اپنی ضرورت سے زائد مال ہے تو اس میں غیروں کے بجائے سب سے پہلا حق اس کے رشتہ داروں کا ہے۔ ترتیب کے لحاظ سے رشتہ دار ضرورت مند، غیر ضرورت مندوں کی نسبت زیادہ مقدم ہیں' اس کی وضاحت مندرجہ ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

''عن جابرؓ عن رسول الله ﷺ فالرجل ابدأ بنفسك فتصدق عليه فإن فضل شئى عن اهلك فلذى قرابتك شئى فهكذا وهكذا''۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی ذات سے شروع کر، جب اس سے بچ رہے تو اہلِ وعیال پر، اہل وعیال سے بچ رہے تو اپنے رشتہ داروں پر اور رشتہ داروں سے بچ رہے تو اس طرح اور اس طرح غیر رشتہ داروں پر خرچ کر“۔

کلب بن منفعہ کہتے ہیں میرے دادا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ، اپنے باپ کے ساتھ، اپنی بہن کے ساتھ' اپنے بھائی کے ساتھ' اپنے غلام کے ساتھ جو تیرے پاس رہتا ہے یہ واجب حق ہے اور صلہ رحمی قابلِ وصل ہے“۔ (یعنی ملائے جانے کے لائق ہے) (الادب المفرد للبخاری)

ان احادیث کی روشنی میں قریبی رشتہ داروں کو چاہئے کہ وہ مطلقہ عورت کے معاشی معاملات کی ذمہ داری اٹھائیں۔

عمومی ضروریات اور تحفظ:

ایک عورت پورے خاندان کی ناموس ہوتی ہے۔لہٰذا اس کے تحفظ کی ذمہ داری بھی پورے خاندان پر عائد ہوتی ہے۔اگر کوئی مطلقہ یا بے سہارا خاتون ہے تو اس کی ضروریات پورا کرنا تمام خاندان کی ذمہ داری ہے۔نیز خاندان کی عورتوں کو بھی ایسی عورت کی ضروریات پورا کرنے پر اپنے مردوں کو ترغیب دینا چاہئے۔نیز انہیں چاہیے کہ وہ اس کے دکھ سکھ میں شریک ہوں' ان کی ہم دردی اور دل جوئی کریں۔ان کے عزت و احترام کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملحوظ رکھیں' اپنی ضروریات کو روک کر یا کم کر کے ان کی ضروریات کو ترجیح دیں۔ کیونکہ ربّ کریم نے بے سہارا افراد کے لئے خاندان کو سکون آرام اور ٹھنڈی چھاؤں کی گھنی چھتری بنایا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اپنی ذات کے مقابلے میں دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیتے ہیں۔

﴿ وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۛؕ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (الحشر۔9)

''وہ اپنے دلوں میں تنگی نہیں رکھتے بلکہ اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی حاجت ہو' بات یہ ہے کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب ہے''۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو کوئی اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا کرے گا' جو مسلمان کسی کی تنگی کو دور کرے گا تو خود اللہ قیامت کے روز اس کی تنگی دور کرے گا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب)

ہمارے معاشرے میں جھوٹی انا اور خود ساختہ عزت کے تصور کا یہ عالم ہے کہ خاندان کی کسی بھی بے سہارا عورت کی کفالت کی ذمہ داری اٹھانے سے گریز کیا جاتا ہے لیکن جب یہی عورت اپنا پیٹ بھرنے اور معاشرے کے حرص و ہوس بھری ضروریات ولوازماتِ زندگی کو حاصل کرنے کے لیے گھر سے باہر قدم نکالتی ہے یا نکاح کر لیتی ہے تو پورے خاندان کے مردوں کی غیرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاگ اٹھتی ہے اور وہ عورت کو سچے جھوٹے طعنے دے دے کر اور اس پر الزامات لگا لگا کر اس کے کردار کو داغدار کرنے کا کارنامہ سرانجام دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر یہی مرد شروع ہی سے آبرو کے ساتھ چار دیواری میں رہ کر اس کی ضروریات کی فراہمی کا ذمہ اٹھاتے اور اسے ستر و حجاب، حیا اور گھروں میں ٹکے رہنے جیسی اسلامی روایات پر کاربند رکھنے میں اس کی معاونت کرتے یا بزور اسے ان روایات پر کاربند رکھنے کی کوشش کرتے یا اس کے نکاح کا اہتمام اپنی ذمہ داری سمجھ کر کر دیتے تو آج ان مردوں کے جذباتِ انا کو ٹھیس پہنچانے والا قدم وہ عورت بھی نہ اٹھاتی۔

بیٹیوں، بہنوں سے حسنِ سلوک پر اجر:

اولاد یا خاوند نہ ہونے کی صورت عورت کے اولیاء یعنی دادا یا بھائی اور چچا یا خاندان کے دیگر افراد ہی اس کے مسائل کو حل کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اگر وہ بے سہارا یا مطلقہ ہونے کی صورت ان ہی کے زیرِ کفالت یا زیرِ سرپرستی رہتی ہے تو اس صورت میں اولیاء کو چاہئے کہ وہ اس کے تمام مسائل کو ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کریں۔

بیٹیوں یا بہنوں سے حسنِ سلوک کی خصوصی تاکید کی گئی ہے جب کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ بیٹی کی پیدائش کو اپنے لئے باعثِ عار سمجھتے تھے اور اسے زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

﴿ وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَظِيْمٌ. يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْءِ مَابُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ﴾ (النحل۔58)

''جب ان میں سے کسی کولڑکی کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور غم سے گھٹنے لگتا ہے۔اس کو وہ اس حد تک برا سمجھتا ہے کہ اپنے آپ کو اپنی قوم سے چھپائے پھرتا ہے اور (سوچتا ہے) آیا ذلت کے ساتھ اسے باقی رکھے یا زمین میں اس کو گاڑ دے۔''

اسلام نے بہنوں کی تربیت اور کفالت کو ایک ایسا کام بتایا ہے جو فی نفسہ ایک ایسی نیکی ہے جو لڑکیوں سے حسنِ سلوک کرنے والے کو رسول اللہ ﷺ کی ہمسائیگی عطا کرتی ہے۔فرمان ہے:

''من عال جاريتين حتىٰ تبلغا جاء يوم القيمة انا وهو :وضم اصابعه''۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلہ)

جس نے دو بچیوں کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ بلوغ کو پہنچ گئیں، قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح آئیں گے جیسے میرے ہاتھ کی دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں''۔

نیز فرمایا:

''من بلى من هذه البنات شئى فاحسن اليهن كن له سترا عن النار''۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد وتقبیلہ معانقتہ، مسلم، کتاب البر والصلۃ وباب فضل الاحسان الی البنات)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جوکوئی ان بیٹیوں کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا پھراس نے ان کے ساتھ حسنِ سلوک کیاتو یہ (بیٹیاں) اس کے لیے آگ سے آڑ بن آجائیں گی۔''

''کسی مطلقہ یا بے سہارا عورت کے اولیاء کو اپنی بہن یا بیٹی کی کفالت کرنے کو اپنی ذمہ داری اور ایک نیکی سمجھنا چاہیے۔ اور اس سے کترانے یا بیزار ہونے کی بجائے اسے آخرت کا توشہ بنانا چاہیے۔ بیٹیوں یا بہنوں سے حسنِ سلوک کا تقاضا صلہ رحمی بھی کرتی ہے۔ صلہ رحمی جس کے بارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رحم اللہ تعالیٰ کے آثارِ رحمت میں سے ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا:

''جو تجھ سے کٹے گا میں بھی اس سے کٹ جاؤں گا اور جو تجھ کو جوڑے گا میں بھی اس سے جڑ جاؤں گا''۔ (صحیح بخاری:۵۹۸۸)

مطلقہ یا بے سہارا عورت کا فرض:

بعض اولیاء کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ ان کی تمام تر توجہ، ہمدردی اور خیر خواہی کے باوجود ان کی مطلقہ یا بے سہارا بہن یا بیٹی ان پر خوش نہیں رہتی یا یہ اعتراف نہیں کرتی کہ اس کے اولیاء اس پر کوئی احسان کرتے ہیں۔

مطلقہ یا بے سہارا ہی نہیں بلکہ ہر شریف و مسلم خاتون کو چاہیے کہ وہ شکر گزاری اور محبت و رافت کے لہجے کے ساتھ بات کرے، اپنے اولیاء کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھے احساسات اور اچھے الفاظ کے ساتھ یاد کرے۔یہ وہی اولیاء ہیں جنہوں نے اسے بچپن میں پالا، پڑھایا،لکھایا،حسنِ ادب اور سلیقہ سکھایا اوراس کی شادی بھی کی اوراب بے سہارا ہونے کی صورت میں دوبارہ وہ اس کی کفالت اورمعاشی ومعاشرتی حقوق ادا کرنے کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔اسے چاہئے کہ

☆ صرف اتنا ہی اپنے اولیاء سے مطالبہ کرے جتنا ان کے مالی حالات اجازت دیتے ہوں۔

☆ غیرضروری چیزوں کا بوجھ ان پر نہ ڈالے۔

☆ کسی ایسی چیز کا مطالبہ ان سے نہ کرے جن کا استعمال ہی اسلام میں ممنوع ہے۔

☆ اپنے بھائیوں اور بہنوں نیز دیگر رشتہ داروں کے گھریلو معاملات یا میاں بیوی کے باہمی مسائل میں بے جا مداخلت نہ کرے' از خود کوئی مشورہ وغیرہ نہ دے۔البتہ شرعاً کوئی خامی دیکھے تو اولیاء کو تنبیہ کرنا یا اس خامی کو دور کرنے کی تلقین کرنا اس پر فرض ہے۔

☆ اپنے اولیاء کی رائے کو اہمیت دے۔

☆ اولیاء کی معاشرتی وسماجی حیثیت اور وقار کا خیال رکھے اور کوئی ایسا کام یا حرکت نہ کرے جس سے اس وقار یا حیثیت کے مجروح ہونے کا خدشہ ہو۔

خواتین عموماً کسی کے عائلی وازدواجی تعلقات ومعاملات میں بہت دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چسپی لیتی ہیں اور بعض اوقات یہ دل چسپی میاں بیوی کے معاملات کو بگاڑنے کی حد تک بڑھ جاتی ہے۔ایسی دل چسپی سے مکمل طور پر گریز کرنا چاہئے کیونکہ میاں بیوی میں جدائی ڈلوانے والی کوئی بات کرنا یا کوئی اشارہ دینا یا اس میں بگاڑ کا راستہ ہموار کرنا کبیرہ گناہ ہے۔جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے۔اس کے نزدیک اس کے لشکر میں سب سے معزز وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ پیدا کرتا ہے۔چنانچہ اس کے لشکر میں ایک فوجی آ کر کہتا ہے کہ میں فلاں فلاں کام (فتنہ اور برائی) کر کے آیا ہوں۔شیطان کہتا ہے نہیں تم نے کچھ نہیں کیا۔پھر دوسرا آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں اور فلاں کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان پھوٹ نہ ڈال دی ہو۔(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) ''پھر شیطان اس کو اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ شاباش!تم نے واقعی ایک بڑا کام کیا ہے۔''

(صحیح مسلم،کتاب الصفات المنافقین،باب تحریض الشیطان وبعثہ السرایا......ح:2183)

اگر بے سہارا یا مطلقہ خواتین دوسرا نکاح نہ کریں یا اولاد نہ ہو تو اس صورت میں انہیں چاہئے کہ اپنے لئے کوئی تبلیغی،تعلیمی یا اسلام کی حدود میں رہتے ہوئے رفاہی کام شروع کر دیں تا کہ توجہ اور مصروفیت ادھر ہی مرکوز رہے۔نیز فرصت کا یہ وقت ان امور میں گزرے جو اپنی ذات کے علاوہ دیگر اہلِ خانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور معاشرے کے لئے کار آمد اور مفید ثابت ہوں، دنیا میں صدقہ جاریہ ہوں اور آخرت میں حصولِ جنت کا سبب بنیں۔

اس سلسلے میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا طریقہ کار ہمارے لیے نمونہ ہے۔ آپ خود بے اولاد تھیں لیکن اپنی بھتیجیوں، بھانجیوں، انصار و مہاجرین کی بچیوں کو اپنے زیرِ تربیت رکھتیں اور جوان ہونے پر ان کے نکاح کا اہتمام بھی کیا کرتی تھیں۔

بے اولاد یا بے سہارا خواتین اپنے خاندان کے بچوں کو اپنے زیرِ تربیت رکھ کر اجر بھی کما سکتی ہیں اور یہ بہترین مصروفیت بھی ہے جس میں دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی مضمر ہے۔ یاد رہے کہ بچے کو گود لے کر اس کا نسب بدل دینا گناہ ہے لیکن گھر میں رکھ کر اس کی تربیت کرنا اسلامی معاشرے کی جانی پہچانی نیکی ہے۔

دورِ حاضر میں والدین کو یہ کہا جا رہا ہے کہ بچے کم پیدا کریں، یہ ترغیب کوئی نہیں دیتا کہ معاشرے کے ہر کم وسائلِ زندگی رکھنے والے آدمی کے بچوں کا زیادہ وسائل والے لوگ بوجھ اٹھائیں تا کہ باہمی ہمدردی، موانست، خیر خواہی اور اسلامی اخوت عام ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں درست سوچ اور بہترین عمل کی توفیق دے۔ آمین!

وما توفیقی الا باللہ

ام عبد منیب

رجب المرجب 1427ھ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری مطبوعات

لفظ خدا کا استعمال کیوں نہیں
بسم اللہ دعا و دوا شفا
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
ہجرت کی راہیں قدم بہ قدم منزل بہ منزل
علیم وخبیر کے نام خطوط
خطوط مسعود (حصہ اول)
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادتین..... توحید و رسالت
شہادت گہ الفت میں
مسلمانوں کا فکری اغوا
نصابی صلیبیں
طاؤس ورباب
لواء الجہاد
والفجر
ٹی وی گھر میں کیوں؟
نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں
تصویر ایک فتنہ
غیر مسلموں کی کمپنیاں اور ہم
پتنگ بازی موسمی تہوار یا
شب برات
ویلنٹائن ڈے
کرکٹ
اپریل فول

معاشرتی مسائل

بیوہ کی عدت
نسوانی بال اور ان کی آرائش
صنف مخالف کی مشابہت
اشیائے ضرورت کا معیار

منگنی اور منگیتر
غض بصر اور مرد حضرات
رشتے کیوں نہیں ملتے
بری اور بارات
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
دیور اور بہنوئی
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت وفات سے غسل وتکفین تک
مسائل طہارت اور خواتین
ستر وحجاب اور خواتین
سیدہ خدیجہ بحیثیت زوجۃ النبی ﷺ
نکاح کوئز

بچوں کے لئے

ممتا کے بول (لوریاں)
اسوہ رسول اور کمسن بچے (ترمیم شدہ ایڈیشن)
ننھے حارث کا خواب
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے
رحمۃ اللعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
چوزہ کہانی
تاج پوشی
دو خط
اور خط ٹکڑا ہار گیا
تین حروف

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ